OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

احیاالعلوم کی کتاب التفکر: ایک مطالعہ
A Study of *Kitāb al-Tafakkur* in *Iḥyā al-Ūlūm*

Tahira Munawar
Doctoral Candidate, Administrative Officer, University of Education, Lahore
Muhammad Naimatullah
Doctoral Candidate, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore /Librarian, Govt Mines Labour Welfare Boys Higher Secondary School, Makerwal, Mianwali
Prof. Dr. Muhammad Shahbaz Manj
Chairman, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore

Abstract

Abū Hāmid al-Ghazālī was a Muslim scholar, law specialist, rationalist, and spiritualist of Persian descent. He was a prominent mujtahid in the Shafi'i school of law. He believed that the Islamic spiritual tradition had become moribund and that the spiritual sciences taught by the first generation of Muslims had been forgotten. This belief led him to write book entitled *Iḥyā ʼulūm ad-dīn* (The Revival of the Religious Sciences). This work covers almost all fields of Islamic sciences including Fiqh, Sufism etc. It contains four major sections like Acts of worship (*al-Ibādāt*), Norms of Daily Life (*al-Ādāt*), The ways to Perdition (al-Muhlikāt) and the ways to salvation (*al-Munjiyāt*). The Iḥhyā became the most frequently recited Islamic text after the Quran and the hadith. Its great achievement was to bring orthodox Sunni theology and Sufi mysticism together in a useful, comprehensive guide to every aspect of Muslim life and death. The book was well received by Islamic scholars. Section I deals with knowledge and the requirements of Faith, Prayer, Charity, Fasting, Pilgrimage,

CC BY

Recitation of Quran and so forth. Part 2 concentrates on people and Society, the manners related to eating, marriage, earning, living and friendship. Part 3 and 4 are dedicated to the inner life of the soul and discuss first the voice is that people must overcome in themselves and then the virtues that they must drive to achieve. This article analyzes of *Kitāb al-Taffakkur* (part 4 of *Ihya al-Uloom*). It presents that creations and wonders of Allah in a delightful and unique way and inspires us to think about them. It argues that the whole universe is like a house. When we go to a rich man's house and see the doors and walls, colors of his house, we put our finger in our mouth, and appreciate it, similarly we keep our eyes on Allah's earth and sky, animals and minerals and their fine impressions, but we neither talk about them nor pay attention to them. This is because we forget our Lord and are attracted to our self. We only fill our bellies; we do not see anything other than our lust and honor. If we read all these things and are oblivious to seeing the creations of Allah and their wonders, then we do not have any importance for the Kingdom of Allah and His beauty. It is only by considering Allah's actions and attributes that one gets the knowledge of Allah's glory and gets guidance.

Key Words: *Al-Ghazālī, Iḥyā al-Ūlūm, Kitāb al-Tafakkur,* Universe, Wonders, beauty, Creations, Allah Almighty

تمہید

محمد بن محمد غزالی ان کی کنیت ابو حامد اور لقب حجۃ الاسلام ہے, 450 ہجری طوس میں پیدا ہوئے۔ فقہ پڑھی پھر دوران تعلیم انتہائی محنت کی۔ فنون کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ممتاز عالم بن گے اور درس و تدریس میں مصروف ہو گئے۔ بیشتر تصانیف لکھیں۔ میزان العمل، معیار العلم، جواہر القران، کیمیائے سعادت، منہاج العابدین بھی لکھیں۔ اپنا مدرسہ اور خانقاہ بنائی ۔ تفسیر، حدیث، تصوف کی کتابیں تدریس کیں۔ پانچ سو پانچ ہجری میں وفات پائی۔ بہت سے لوگوں نے آپ کی وفات کے بعد خواب میں آپ کے بلند مراتب دیکھے۔ امام غزالی کی کتابیں کتاب و سنت کا لب لباب ہیں۔ احیاء العلوم کا مطالعہ کرنے والا ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے علماء، ظاہر اور باطن کے راستے پر چلنے والوں کو امام غزالی کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ آپ کی دوسری کتابوں پر بھی بہت کام ہوا مگر زیادہ مشہور احیاالعلوم ہے۔ اس کتاب کا موضوع اخلاق اور فلسفہ اخلاق ہے۔ ان سطور میں اس کتاب کے حصے کتاب التفکر کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

احیاالعلوم کا تعارف

اللہ اور اس کے رسول کے علماء ظاہر اور باطن کے راستے پر چلنے والوں کو امام غزالی کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ ان کی کتابیں کتاب و سنت کا دل ہیں۔ روز محشر بھی ان کی کتابیں نفع پہنچائیں گی۔ احیاء العلوم میں دین کے اسرار و رموز ہیں۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی کافر ضیاء الاسلام کی ورق گردانی کرے تو مسلمان ہو جائے۔ اس میں ایسا مقناطیس ہے جو دلوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ امام غزالی کی مشہور زمانہ کتاب احیا العلوم عربی کی تعارف کی محتاج نہیں۔ یہ کتاب تزکیہ نفس ، اصلاح باطن و ظاہر، فلسفہ مذہب و اخلاق، تصوف اسرار شریعت اور تزکیہ نفس کے لیے بے مثل کتاب ہے اس کی ہر بات پڑھنے والے کے دل میں اترتی جاتی ہے۔ اس کتاب میں ہر مرض کے ساتھ اس کی وجوہات اور ان کا علاج ذکر کیا گیا ہے۔ وسائل کو دلچسپ بنا کر عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ ہر زمانہ کی عظیم کتاب تسلیم کی گئی ہے۔

احیاء العلوم کی پانچ جداگانہ خصوصیات

1۔ منتشر مضامین کا یکجا ہونا

2۔ کچھ نامکمل مضامین کا اضافہ

3۔ مقرر مضامین کو حذف کرنا

4۔ طویل مضامین میں اختصار کرنا

5۔ قدیم تصنیفات کا اجمال احیال علوم میں نہیں ہے

احیالوم الدین تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور اسرار شریعت کا حسین مجموعہ ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا ہے۔

احیا العلوم کے بارے میں چند مشہور اقوال

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: "احیا العلوم قران مجید کے لگ بھگ ہے"۔[1] شیخ محی الدین اکبر رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم کو کعبہ کے سامنے بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ عبد الغفار فرضی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ: "احیا العلوم کے مثل کوئی کتاب پہلے نہیں لکھی گئی"۔[2] دور حاضر میں بھی علماء اپنے طلبہ کو اس کتاب کا مشورہ دیتے ہیں۔[3] پہلے اس کتاب سے عربی دان مستفید ہوتے تھے۔ مگر اب اردو ترجمہ ہونے کے بعد یہ اردو دانوں کے لیے بھی اسان ہو گئی ہے۔

احیا العلوم چار جلدوں پر مشتمل ہے: پہلے جلد عبادات، دوسری معاملات، تیسری مہلکات جو امور انسان کو تباہ کرتے ہیں ان پر مشتمل ہے اور چوتھی منجیات یعنی وہ امور جن سے انسان کو نجات حاصل ہوتی ہے۔ اس پر گفتگو کی گئی ہے۔ چوتھی جلد جو کہ 10 ابواب پر مشتمل ہے انہی میں ایک کتاب تفکر بھی درج ہے۔ اس جلد میں تمام اچھی اور پسندیدہ عادتوں کا ذکر ہے جن کو اختیار کر کے بندہ رب کے قریب ہوتا ہے۔ ہر عادت کی حقیقت، اس کے اسباب، علامات، فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

جلد چہارم کے ابواب

کتاب التوبہ، کتاب صبر و شکر، کتاب الفکر و زہد، کتاب الخوف والرجا، کتاب توحید و توکل، کتاب المحبت و شوق والانس والرضا، کتاب نیت الاخلاص وصدق اور کتاب الذکر الموت ومابعد ذکر ہیں۔

کتاب تفکر

اس میں فکر اور تدبر کا بیان ذکر کیا گیا ہے۔ اس باب میں امام غزالی نے تفکر کی فضیلت، فکر کی حقیقت اور اس کے ثمرات، فکر کے درجات، فکر کی راہیں بیان کی ہیں۔ متعلقات نفس جن میں معاصی، اطاعت، صفات مہلک، صفات منجیہ شامل ہیں۔ پھر اللہ کی حلالت، عظمت اور کبریائی میں فکر، اس کے بعد خلق خدا میں تفرق کا طریقہ جیسا کہ انسانی نطفے کا ذکر، زمین میں فکر، جواہر معدنیات، حیوانات، وسیع سمندر، ہوائے لطیف، آسمان و زمین کے ملکوت اور کواکب پر بحث کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں فکر و

تدبر پر بہت زور دیا گیاہے۔عام طور پر لوگ فکر کے درجے سے واقف نہیں۔ لیکن اس کے ثمرات، طریقے، مصدر اور فکر کے درجے سے واقف ہیں یعنی فکر کیسے کرنی چاہیے۔ کس عمر میں کرنی چاہیے اور کیوں کرنی چاہیے۔سب سے پہلے تفکر کی فضیلت کا ذکر کیا گیاہے۔ اسلام میں فکر کا تصور مردوں کے خیالات کو تعلیم دینے کا بہترین ذریعہ ہے جو کہ سالوں میں مردوں کے رویے کو صحیح طریقے سے کنٹرول کرے گا۔ نیز اس کی سرگرمیوں میں سوچنے والے جذبات اور تخیلات شامل ہیں جو اس کے بعد اس کے طرز عمل کو متاثر کریں گے۔

کتاب التفکر میں درج عنوانات

1۔ تفکر کی فضیلت

2۔ فکر کی حقیقت

3۔ فکر کے ثمرات

4۔ فکر کے پانچ درجات

5۔ فکر کی راہیں

1۔ تفکر کی فضیلت

اللہ نے اپنی کتاب میں فکر کرنے والوں کی تعریف کی ہے۔ آیت کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے وہ لوگ اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی، لیٹے بھی اور آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں غور کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے اس کو بلا وجہ یا بے سود پیدا نہیں کیا۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: " کچھ لوگ اللہ تعالی کے بارے میں غور و فکر کر رہے تھے۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی کی مخلوقات میں فکر کرو اس لیے کہ تم اس کا صحیح اندازہ کرنے پر قادر نہیں ہو۔۔۔"

ایک دن سرکار دوعالم چند ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو فکر کر رہے تھے۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے تم بول کیوں نہیں رہے۔ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ کی مخلوقات میں فکر کر رہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ایسا ہی کرو اس کی مخلوقات میں فکر کرو اس میں فکر مت کرو۔ حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن میں اور عبید ابن عمیر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے پردے کے پیچھے سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا اے عبید تم ہم سے ملنے کے لیے کیوں نہیں آتے عبید رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اللہ تعالی کے اس ارشاد کی بنا پر کہ کبھی کبھی ملو اس سے محبت زیادہ ہو گی۔ عبید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا سرکار دوعالم کی کوئی عجیب ترین بات بیان فرمایئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر رونے لگیں فرمایا آپ کی تمام باتیں ہی عجیب تھیں۔

ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے یہاں تک کہ میرا بدن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے مس ہو گیا پھر فرمایا مجھے چھوڑو۔ میں اللہ کی عبادت کروں گا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزے سے پانی لے کر وضو کیا۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اس قدر روئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک تر ہو گئی۔ اس کے بعد سجدے میں روئے یہاں تک کہ زمین تر ہو گئی۔ پھر کروٹ لے کر لیٹ گئے۔ یہاں تک کہ بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں روتے ہیں۔ اللہ تعالی نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال میں کیوں نہ روؤں اللہ تعالی نے آج رات مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے۔﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیَاتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ﴾[4] "بلا شبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات

اور دن کے آنے جانے میں اہل عقل کے لیے دلائل ہیں"۔ پھر فرمایا اس شخص کے لیے تباہی ہو جو یہ آیت پڑھے اور اس میں فکر نہ کرے۔ کسی شخص نے عزائی سے دریافت کیا ان آیات میں تفکر کی حد کیا ہے۔ فرمایا انہیں پڑھنا اور سمجھنا۔[5]

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک رات کا فکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم سے کسی نے عرض کیا آپ بہت زیادہ غور و فکر کرتے ہیں انہوں نے فرمایا فکر عقل کا مغز ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کلام پر خاموشی سے اور استنباط پر فکر سے مدد لو۔ عقلمندوں سے مشورہ کرنا مستقل مزاجی اور پختہ بصیرت پیدا کرتا ہے۔ اس لیے عزم کرنے سے پہلے فکر کرو اور عمل سے پہلے غور کرو اور اقدام سے پہلے مشورہ کر لو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: فضائل چار ہیں: پہلا ، حکمت اس کا قوام فکر ہے۔ دوسرا، غفلت اس کا قوام شہوت ہے۔ تیسرا، قوت اس کا قوام غضب ہے اور چوتھا، عدل اس کا قوام نفسانی قوتوں میں اعتدال ہے۔ فکر کے متعلق علماء میں سے کسی نے بھی فکر کی حقیقت اور امور فکر پر روشنی نہیں ڈالی۔

2۔ فکر کی حقیقت

فکر کے معنی یہ ہیں کہ دل میں دو معرفتیں ظاہر ہوں۔ تاکہ اس سے تیسری معرفت پیدا ہو جائے۔ یعنی جو انسان دنیا کی طرف مائل ہو۔ اس نے اس کو ترجیح دی اور یہ چاہے کہ اسے معرفت حاصل ہو تو اسے چاہیے کسی دوسرے سے سنے کہ آخرت کو ترجیح دنیا سے بہتر ہے اور اس کی تقلید کرے۔ اپنے عمل سے اس پر مائل ہو۔ تفکر کا فائدہ یہ ہے کہ علم زیادہ ہو ایسی معرفت حاصل ہو جو پہلے موجود نہ تھی۔[6]

3۔ فکر کے ثمرات

فکر کے ثمرات علوم، اعمال اور احوال ہوتے ہیں۔﴿لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا﴾[7]"طرح طرح سے ڈرانے کی باتیں سنائیں تاکہ وہ ڈریں یا ان میں سمجھ پیدا کر دے۔" جب علم قلب میں ہو تو اس کی حالت بدل دیتا ہے۔ اس طرح اعمال پر اثر پڑتا ہے اور علم فکر کے تابع ہیں فکر خیرات کی کنجی ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مفکر وہ ہے۔ جو قلب کو بری چیزوں سے پسندیدہ چیزوں کی طرف منتقل کر دے۔ حرص سے زہد اور قناعت کی طرف منہ پھیر لے۔[8]

4۔ فکر کے درجات

فکر کے پانچ درجات ہیں۔

1۔ مذکر یعنی قلب میں دونوں معرفتوں کو حاصل کرنا۔

2۔ معرفت حاصل کرنا۔

3۔ معرفت مطلوبہ حاصل کرنا جس سے قلب منور ہو۔

4۔ قلب نور سابقہ حالت میں بدل جانا۔

5۔ جو جوار قلب کی خدمت کریں۔ اس طرح جیسے پتھر لوہے پر مارا جاتا ہے۔ تو آگ نکلتی ہے اور تاریک جگہ پر نور پیدا ہوتا ہے اسی طرح معرفت کے نور سے دل متغیر ہوتا ہے اور روشنی کی طرف مائل ہوتا ہے۔[9]

5۔ فکر کی راہیں

فکر کبھی دین سے ہوتا ہے اور کبھی دین سے نہیں ہوتا یعنی متعلقات دین سے ہوتا ہے۔ فکر کی راہوں کی دو اقسام ہیں۔

1۔ **متعلقات نفس:** جن میں معاصی، اطاعت، صفات مہلک، صفات منجیہ شامل ہیں۔

2۔ اللہ تعالی کی جلالت عظمت اور کبریائی میں فکر:۔اس کے اندر خلق خدا میں تفکر شامل ہے۔موجودات کی قسمیں شامل ہیں ۔انسانی نطفہ کا ذکر، زمین میں فکر، جواہر ومعدنیات، حیوانات، وسیع اور گہرے سمندر، ہوائے لطیف، اسمان وزمین کے ملکوت اور کواکب کا ذکر ہے۔اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں فکر وتدبر پر کثرت سے زور دیا ہے۔عام طور پر لوگ اس کے مرتبہ سے واقف ہیں لیکن اس کی حقیقت، طریقے اور کیفیت سے واقف نہیں کہ فکر کیوں کی جائے، اس کا کیا مقصد ہے، کیسے کی جائے۔اس لیے فکر کی فضیلت بیان کرنا ضروری ہے۔[10]

پہلی قسم: متکلم متعلقات نفس

نفس کے احوال اور صفات میں فکر کرنا۔ تا کہ اچھے برے کی تمیز ہو۔یہ علم معاملہ ہے۔

دوسری قسم: علم مکاشفہ ہے۔

متعلقات نفس میں چار انواع ہیں: اطاعت، معاصی، مہلک صفات اور نجات دینے والی صفات۔

معاصی ہر روز اپنے اعضا کی تفتیش کرنا، کہ وہ معیشت میں ملوث تو نہیں ورنہ انہیں ترک کر دے۔ جیسے زبان کا جائزہ لینا، غیبت، جھوٹ، قطع کلامی، برا کہنا، دل میں برا سمجھنا، کہ اس کا عذاب ملے گا پھر فکر کرے کہ ان سے کیسے بچنا چاہیے۔اس طرح کان کی برائی، حلال اور حرام ذرائع سے بچنا، جذبات وصفات مخلوق۔اس کا محل قلب ہے۔غلبہ شہوت، بخل، حسد، غضب، غرور سے بچنا اور دل کو آزماتے رہنا۔ صفات منجیہ نجات دینے والی صفات گناہوں پر ندامت، صبر، شکر، خوف، رجا، خشوع و تواضع، روزانہ دل پر نظر ڈال لے کہ کون سی صفات خدا کے قریب کریں گی۔موت بالموت کے واقعات میں فکر کرے۔عذاب قبر میں فکر کرے۔عمدہ احوال پیدا کرنے کے لیے قرآن کی تلاوت کرے۔احادیث کا مطالعہ کرے۔[11]

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی 10 صفاتیں مہلکات اور 10 صفات منجیات کی شناخت

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ 10 نجات والی صفات اور 10 ہلاک کرنے والی صفات پر نظر ڈالی جائے تو یہ کافی ہے۔

10 مہلکات: بخل، کبر، عجب ضیا، حسد، شدت غضب، حرص، طعام کثرت، شہوت، حب مال، حب جاہ۔

10 منجیات: گناہ پر ندامت، صبر، رضا، شکر، رجا میں اعتدال، زہد، اخلاق، اچھے خلق، حب خدا اور خشوع ہے۔۔

وہ کہتے ہیں کہ 20 باتیں کاپی میں لکھے جب ایک چھوٹ جائے تو اس پر لائن مار دے باقی امور پر توجہ دے۔ ایک ایک کر کے تمام کو دور کر دے۔اس طرح اپنے ظاہری گناہ بھی لکھتا جائے۔[12]

اصلاح کے خواص

ان دس مہلکات اور منجیات کے علاوہ اپنی کاپی میں ظاہری گناہ بھی لکھ لیتے ہیں جیسے غیبت، چغلی۔، مشتبہ مال کھانا۔ دوستی میں افراط، دشمنی میں مبالغہ، اکثر صلحا ان گناہوں سے بچ نہیں سکتے۔کیونکہ ہر شخص ہر ایک طرح کے گناہ نہیں کرتا چنانچہ غالب ماضی پر غور کر کے ان کی فکر کرنی چاہیے۔ پھر مختلف آدمیوں پر مختلف معاصی غالب آتے ہیں۔ مثلا بعض علماء وعظ و تبلیغ سے نمود و نمائش کی خواہش رکھتے ہیں۔ ایسا شخص نجات نہیں پا سکتا۔ عام علماء اگر محسوس کریں تو ان کا خطاب لوگوں کے دلوں پر اثر ڈالتا ہے تو فخر سے بھولے نہیں سماتے یہ بھی امر مہلکات میں سے ہے۔کیونکہ اس سے وہ خود پسندی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اگر لوگ ان کا کلام قبول نہ کریں تو غم و غصہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔اس طرح وہ شیطان کے فریب میں آ جاتے ہیں۔ بعض الفاظ ادائیگی کو خوبصورت بنانے میں وقت ضائع کرتے ہیں۔ مقصد تعریف کی طلب ہوتی ہے۔ شیطان ان کو بہکانے آ جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے علماء کی مقبولیت سے ان کے سینے پر سانپ لوٹنے لگتے ہیں۔الغرض انسان فریب کی حرص میں مبتلا ہے۔ پھر یہ صفات

دل میں پیدا ہونے کے علاوہ ظاہر بھی ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ عالم سمجھتا ہے کہ صفات مہلکات سے محفوظ ہے۔ جبکہ وہ فریب میں ہوتا ہے۔[13]

ایسے شخص کا حل

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص کو چاہیے کہ گوشہ نشینی اختیار کرے۔ گمنامی کی زندگی جیے۔ لوگ ان سے مسائل بھی دریافت نہ کرنے جائیں۔ انہیں قلب کی اصلاح مقدم رکھنی چاہیے۔ عالم کو مال وجاہ کی محبت دل میں نہیں رکھنی چاہیے۔ کنارہ کشی کرے۔ ان امور کی فکر کرے جو یوم حساب پر ہمارا ایمان پختہ کریں۔ حدیث ہے کہ مال اور جاہ کی محبت دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتی ہے جس طرح پانی سبزی اگاتا ہے۔ دوسری حدیث کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے کہ خون خوار بھیڑیوں کو اگر گلے میں چھوڑ دیا جائے تو اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا مال وجاہ کی محبت سے مومن کے دین کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ خونخوار بھیڑیے سے بھی گیا گزرا وہ شخص ہے جو جاہ ومال کی محبت کا حریص ہو۔[14]

صلحا کا طریقہ

صلحا نے یہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا کہ اپنے نفسوں پر توجہ نہ دیتے بلکہ اللہ کی عظمت وجلال کا مشاہدہ کرنے کی لذت دل میں رکھتے تاکہ ان کو دنیا کی لذتیں نہ بہکا سکیں۔[15]

دوسری قسم: اللہ کی جلالت عظمت اور کبریائی میں فکر

اس کے دو مقام ہیں:

1۔ اللہ کی ذات وصفات اسماء میں فکر کرنا۔ اس سے منع کیا گیا ہے۔

عقل دنگ رہ جائے گی کیونکہ عقل اس فکر کا تحمل نہیں کر سکتی اور دوسرا ہے اللہ کی مخلوق میں فکر کرنا، لوگوں کی عقل تو اللہ کی طرف ومکان سے پاک ہے۔ نہ عالم کے اندر ہے نہ باہر۔ اس سلسلے میں بھی اتنی حیران ہوتی ہے کہ اس سے انکار کر بیٹھتی کیونکہ نہ ان باتوں کو سننے کی انسانی طاقت ہے نہ سمجھنے کی۔ بعض لوگ اس سے کمتر بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ نہ اللہ بلند وبرتر ہے اس سے کہ اس کے سر پاؤں ہاتھ عضو ہوں۔ لوگوں نے اس سے بھی انکار کیا۔ کیونکہ انسان صرف ایک جسم کو جانتا ہے اس کی نظر ایک بڑائی اس کی نظر میں ایک برائی یہ ہے کہ ایک حاکم تخت پر بیٹھا ہو سامنے غلاموں کی قطار ہو اور وہ حکم چلا رہا ہو۔[16]

2۔ دوسرا مقام یہ ہے کہ ہم اس کے افعال افعال قدرت اور مخلوق کے سلسلہ میں معاملات میں فکر کریں۔ یہ امور اس کی برتری پر دلالت کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ صفات پر نظر نہ ڈالیں بلکہ صفات کے آثار پر نظر ڈالیں۔ کیونکہ صفات دیکھنے کی طاقت ہم میں نہیں۔ جس طرح سورج کو نہیں دیکھ سکتے اس کی وجہ سے روشن زمین کو ہی دیکھ سکتے ہیں۔ **تفکروافی خلق اللہ ولا تتفکروا فی ذات اللہ**[17] اللہ کی مخلوق میں فکر کرو اس کی ذات میں نہیں

خلق خدا میں تفکر کا طریقہ

ہر چیز اللہ کی مخلوق ہے۔ ہر چیز سے اللہ کی صفت ظاہر ہوتی ہے۔ عجائبات کا شمار ناممکن ہے۔ اگر سمندر کے پانی کو کوسیاہی بنا دیا جائے تو عجائبات کا دسواں حصہ بھی تحریر نہیں کر سکتے۔ وہ ایسی چیزیں بناتا ہے جن کی ہمیں خبر بھی نہیں ہے۔[18]

عجائبات اور موجودات کی قسمیں

1۔ ایسے جن کا ہمیں علم ہی نہیں مگر ان سے تفکر نہیں کر سکتے۔

2۔ دوسرے وہ جن کی اصل ہمیں معلوم ہے کچھ آنکھ سے نظر آنے والے ہیں اور کچھ نہ نظر آنے والے جیسے جن، فرشتے عرش، کرسی وغیرہ۔[19]

انسانی نطفہ

کا ذکر کیا یہ شخص ایک قطرہ منی نہ تھا جو ٹپکا یا گیا۔ پھر وہ خون کا لوتھڑا بن گیا۔ پھر اللہ نے انسان بنایا پھر اعضا درست کیے۔ ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے بنایا۔ پھر ہم نے اس کو نطفے سے بنایا۔ جو ایک محفوظ مقام پر رہا۔وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ[20]" اور البتہ ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اسے حفاظت کی جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا"۔ نطفہ پر غور کرنا مقصود ہے۔ اگر نطفہ فضا میں رہے تو سڑ جائے اور بدبو دینے لگے۔ مگر کس طرح جماع کی حرکت کے باعث اس سے بچہ بنایا جاتا ہے۔ آنکھ کے سات طبقے سخت اور مضبوط ہڈیاں، رگیں، گوشت، پھیپھڑا، معدہ، جگر شکل، رنگ، لمبی چھوٹی گول ہڈیاں، دانت، داڑیں، سادہ دانت، ناک، بدن میں ہڈیاں ہیں۔ انگلیاں، بچے کا رحم سے نکلنا، دودھ کا رسنا، طبیب ان تمام علوم کو جانتے ہیں۔[21]

زمین میں غور و فکر

یعنی کائنات کا ہر ذرہ حکمت سے حالی نہیں ہے۔ اللہ تعالی کا لطف و کرم پر نظر ڈالیں۔ پھر قدرت اور حکمت پر۔[22] زمین میں فقط نہریں، سمندر، پہاڑ نہیں۔ اس نے زمین کو ایک بستر کی طرح بنایا ہے۔اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا[23] جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا۔ بظاہر مردہ زمین پانی پڑنے پر جی اٹھتی ہے۔ طرح طرح کی سبزیاں اور اناج اگاتی ہے۔ زمین سے کیڑوں کا نکلنا۔ سخت بلند و بالا پہاڑ، خشک پتھروں سے نکلنے والا پانی، میوے اور پھل سبزی کے لیے کاشتکاری کے مراحل پر غور کریں تو وہ توجہ طلب ہیں۔[24]

جواہر و معدنیات

سونا، چاندی، لعل، فیروزہ، پہاڑ کاٹیں تو تانبہ کوئی بھی چیز بیکار نہیں۔ پہاڑوں کے سینے میں جواہر ہیں۔ بارش کا پانی پہاڑوں سے مل کر نمک بناتا ہے۔ نمک کے بغیر غذائیں کھانا بیکار ہے۔ نمک تنہا کھالینا ناممکن ہے۔ اللہ نے کوئی بھی چیز بیکار پیدا نہیں۔ برتن سازی، آلات، سکے، زیورات بنانا جواہر سے ہی ممکن ہے۔﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ مَا خَلَقْنَاهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾[25] ور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اس کے درمیان میں ہے کھیل کے لیے نہیں بنایا۔ ہم نے انہیں بہت ہی مصلحت سے بنایا ہے۔

حیوانات

اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی حیوانات ہے۔ ان کی بے شمار قسمیں ہیں۔ ہوا میں اڑنے والے، زمین پر چلنے والے، دریاؤں میں رہنے والے، حشرات الارض، ان کی اشکال، ان کی صورتیں، فضا میں منڈلانے والے پرندے، وحشی، درندے، خشکی والے جانور، گھروں میں پالتو جانور، نیز اگر مچھر، مکھی، چیونٹی کے عجائبات پر ہی غور کرنے لگیں تو وہ ختم نہ ہوں گے۔ جو غذائی مواد جمع کرتے ہیں۔ اپنی مادہ سے الفت بھی رکھتے ہیں۔ گھر بھی بناتے ہیں۔ اس قدر سلیقہ مند جیسے انجینیئر ہوں۔ مکڑی کا شکار کرنے کا فن نیز جانوروں کے عجائبات دیکھ کر انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ حیوانات کے اشکال، منافع، فوائد، چمڑے، بالوں گوشت، دودھ، سواری، بوجھ ڈھونے کے فوائد وہی پاک ذات ہے جس نے اس مشاہدے کی قدرت ہماری عقلوں میں ڈالی۔[26]

وسیع اور گہرے سمندر

وسیع سمندر میں حیوانات جواہرات کے عجائب ہیں۔ جو زمین کے عجائب سے بھی زیادہ ہیں۔ سمندری پانی کا ایک قطرہ اللہ محدود اجزاء رکھتا ہے۔۔ سمندر کے بڑے جانور جن کی پشت اتنی اونچی ہو کہ لگتا ہے کوئی جزیرہ ہے۔ اکثر لنگر انداز مغالطے میں جزیرہ

سمجھ کر اتر پڑے۔ جب اگ جلائی تو حرکت شروع ہو گئی اور پتہ چلا کہ یہ تو عظیم جانور ہے۔ پانی کے نیچے سپی اور اس کے اندر قیمتی موتی، مونگے، انبر، سمندر کی لہروں پر چلتی کشتیاں نیز اس کی سیاحت نے لوگوں کو مسحور کر دیا ہے۔[27]

ہوائے لطیف

ہوائی لطیف انسان اور زمین کے درمیان ٹھہری ہوئی ہوا، جب ہوا چلے تو نہ ہم ہاتھ لگا سکتے ہیں نہ اس کی شکل بنا سکتے ہیں۔ پرندے اپنے پروں اور بازوں سے اس میں اڑتے پھرتے ہیں۔[28] آیت: ہم ہی ہوا کو بھیجتے ہیں۔ آیت: اور ہم ہی ہواؤں کو بھیجتے ہیں جو کہ بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں۔ ہوا لطیف بھی ہے شدید بھی۔ لوہے کا ٹکڑا فوراپانی میں ڈوبتا ہے جبکہ مشکیزہ میں ہوا ابھر کر دریا میں چھوڑ دیا جائے تو وہ کبھی بھی نہ ڈوبے گا۔ فضا میں موجود بادل، کڑکتی بجلیاں، بارشیں، شبنم، بادل اپنی نرمی کے باوجود پانی کا بوجھ اٹھائے پھرتا ہے۔ اپنے قطرے زمین پر گراتا ہے۔ ہر قطرے کے گرنے کی اپنی الگ الگ جگہ ہے۔ برف یا اولے فضا میں منجمد ہو کر گرتے ہیں۔[29]

آسمان وزمین کے ملکوت واکواکب

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُـرُوْجِ[30] قسم ہے برجوں والے آسمان کی۔ آیت: قسم ہے آسمان کی جس میں راستے ہیں۔ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلَاهَا وَالنَّهَارِ اِذَا جَلَّاهَا[31] قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی اور چاند کی تمام مخلوق کا رزق اسمان میں ہے۔ اور تمہارا رزق اور جو کچھ ہم نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ آسمان میں ہے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں غور کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔[32] ہم نے ایسے ہی طور پر ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی مخلوقات دکھائیں۔ ملکوت کی طرف نظر کریں۔ آسمان کے رنگ، ستاروں کا مشاہدہ، اآسمان کا نیلگوں رنگ، سورج کا طلوع غروب ہونا، کبھی دن کا لمبا کبھی مختصر ہونا، زمین ایک وسیع سیارہ ہے اور تمام کواکب زمین سے آٹھ گنا بڑے ہیں۔ ایک ستارے کا عرض زمین سے کئی گنا زائد ہے۔[33]

خلاصہ کلام

اامام غزالی نے اپنی کتاب احیا العلوم کے اس باب کتاب التفکر میں اس قدر شاندار اور بے مثال طریقے سے اللہ کی مخلوقات اور عجائبات کا تجزیہ کر کے ہمیں ان میں غور وفکر کرنے کی طرف راغب کیا ہے۔ تاکہ ہم خالق کی مخلوق کی طرف غور کریں کہ کس طرح اس نے انہیں پیدا کیا۔ تمام عالم ایسا ہے جیسا کہ ایک گھر۔ جس طرح ہم کسی مالدار کے گھر جا کر اس کے گھر کے در و دیوار، رنگ و روغن کو دیکھ کر منہ میں انگلی ڈال لیتے ہیں۔ اور اس کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس طرح اللہ کی زمین و آسمان، حیوانات و معدنیات اور ان کے عمدہ نقوش پر ہماری نظر تو رہتی ہے لیکن نہ ہم اس کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں نہ ان کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے رب کو بھول کر اپنے نفس کی طرف راغب ہیں۔ ہم صرف اپنے پیٹ کو بھرتے ہیں۔ اپنی شہوت اور عزت و حشمت کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں دیکھتے۔ نہ کسی مخلوق پر غور کرتے ہیں۔ ہم ان ساری چیزوں میں پڑھ کر اللہ کی مخلوقات اور ان کے عجائبات کو دیکھنے سے غافل ہیں تو اللہ کے ملک و ملکوت اور اس کے جمال کی بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ نہ تو اس کے ملائکہ سے واقف ہیں جو آسمانوں میں ہیں۔ باوجود اس کے کہ ہمیں ان عجائبات کی معرفت حاصل ہے اور ہم پوری طاقت اور قدرت رکھتے ہیں کہ ان کی معرفت حاصل کریں۔ پھر بھی ہم اس قدرت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ہم اپنی ساری عمریں بھی اس موضوع پر غور کرنے میں تفکر کرنے میں گزار دیں۔ پھر بھی ان کی شرح و تفصیل نہیں بیان کر سکتے۔ حالانکہ انبیاء کو ان سب کی معرفت عام انسانوں سے زیادہ ہے اور ہمارے پاس تو جو علم ہے وہ تو عجز ہے اور کچھ نہیں۔ اسی ذات نے ہمیں یہ علم عطا کیا ہے۔ یہ معرفت دی ہے۔ مخلوقات کے ساتھ ساتھ ہمیں خالق کی معرفت بھی حاصل کرنی چاہیے۔ جس قدر اللہ کے عجائب سنت کی معرفت ہو گی اتنی ہی اللہ کی جلالت و عظمت کی معرفت زیادہ ہو گی۔ ہر روز ہمیں

نئے انکشاف نئے معرفتیں کھلتی جاتی ہیں۔ لیکن ہر شخص کا غور و فکر کا حصہ اتنا ہی ہے جتنا اللہ نے اسے عطا کیا ہے۔ جب اللہ کا توفیق یافتہ شخص ان چیزوں میں فکر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے سعادت کا باعث بنتی ہیں۔ اللہ کے افعال صفات پر غور کرنے سے ہی اللہ کا جلال اور عظمت کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور ہدایت ملتی ہے۔

حوالہ جات

[1] امام ابو حامد محمد الغزالی، احیاء العلوم، ترجمہ۔ مولانا ندیم الواجدی (کراچی: مکتبہ المدینہ، 2012)، 1:22۔
[2] الغزالی، احیاء العلوم، 1:22۔
[3] الغزالی، شرح احیاء العلوم، اقوال شبلی نظامی، 1:28۔
[4] آل عمران: 190۔
[5] امام جلال الدین السیوطی، الدار المنصور ل السیوطی۔ 195 :2۔
[6] الغزالی، احیاء العلوم، 4:646۔
[7] طٰہٰ: 113۔
[8] الغزالی، احیاء العلوم، 636۔
[9] الغزالی، احیاء العلوم، 637۔
[10] الغزالی، احیاء العلوم، 637 ۔
[11] الغزالی، احیاء العلوم، 638۔
[12] الغزالی، احیاء العلوم، 640 ۔
[13] الغزالی، احیاء العلوم، 642۔
[14] الغزالی، احیاء العلوم، 644 ۔
[15] الغزالی، احیاء العلوم، 645 ۔
[16] الغزالی، احیاء العلوم، 646 ۔
[17] علامہ علاء الدین علی المتقی، "کنز العمال فی سنن الاقوال والافضل" (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1419ھ): 5702-
[18] الغزالی، احیاء العلوم، 647 -
[19] الغزالی، احیاء العلوم، 647 ۔
[20] المومنون: 12-13۔
[21] الغزالی، احیاء العلوم، 648 -
[22] الغزالی، احیاء العلوم، 654 -
[23] البقرۃ: 22-
[24] الغزالی، احیاء العلوم، 655 -
[25] الدخان: 38-39-
[26] الغزالی، احیاء العلوم، 657 -
[27] الغزالی، احیاء العلوم، 658 -
[28] الغزالی، احیاء العلوم، 659 -
[29] الغزالی، احیاء العلوم، 660 ۔
[30] البروج: 1۔
[31] الشمس: 1-3۔
[32] الغزالی، احیاء العلوم، 662 ۔
[33] الغزالی، احیاء العلوم، 665 ۔